49030 ـ توحید کا معنی اور اس کی اقسام

سوال

توحید کا معنی اور اس کی اقسام کیا ہیں ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

توحید کا لغوی معنی:

توحید لغت عرب میں وَحَّدَ يُوَحِّدُ فعل کا مصدر ہے اور جب اس کی نسبت اللہ کی وحدانیت کی طرف کی جائے اور اسے ان صفات و ذات میں شریك ہونے سے انفرادی وصف دیا جائے تو یہ وحدانیت کا وصف کہلاتا ہے، اور شد مبالغہ کے لیے ہے یعنی اللہ کی وحدانیت کا وصف مبالغہ رکھتا ہے.

اور عرب کا قول ہے: واحد و احد و وحید یعنی وہ منفرد ہے چنانچہ اللہ سبحانہ و تعالی واحد ہے یعنی وہ سب حالات میں شریکوں سے منفرد ہے.

چنانچہ توحید اس بات کا علم ہے کہ اللہ سبحانہ و تعالی ایك ہے اس کی کوئی نظیر نہیں، تو جو کوئی بھی اللہ کا علم اس طرح نہیں رکھتا، یا پھر وہ اسے وحدہ لا شریك کا وصف نہیں دیتا تو وہ اللہ کو ایك نہیں مانتا.

توحید کی اصطلاحی تعریف:

اللہ تعالی کو الوہیت و ربوبیت اور اسماء صفات میں یکتا و اکیلا ماننا.

اور یہ تعریف بھی ممکن ہے: یہ اعتقاد رکھنا کہ اللہ اپنی ربوبیت و الوہیت اور اسماء صفات میں وحدہ لا شریك ہے.

اس اصطلاح " توحید " یا اس کے مشتقات کا اس معنی پر دلالت کرنے کے لیے استعمال کتاب و سنت سے ثابت ہے اور کتاب و سنت میں استعمال کیا گیا ہے، ذیل میں اس کی چند ایك مثالیں پیش کی جاتی ہیں:

اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

قل هوا اللہ احد اللہ الصمد لم يلد و لم يولد و لم يكن لہ كفوا احد .

آپ كہہ ديجئے كہ وہ اللہ ايك (ہی) ہے، اللہ تعالی بے نياز ہے، نہ اس سے كوئی پيدا ہوا نہ وہ كسی سے پيدا ہوا، اور نہ كوئی اس كا ہمسر ہے.

اور ايك مقام پر ارشاد باری تعالی اس طرح ہے:

اور تم سب كا معبود ايك ہی ہے، اس كے سوا كوئی معبود برحق نہيں، وہ بہت رحم كرنے والا اور بڑا مہربان ہے البقرۃ (163).

اور ايك مقام پر اللہ رب العزت نے فرمايا:

وہ لوگ بھی قطعا كافر ہو گئے جنہوں نے كہا اللہ تعالی تين ميں سے تيسرا ہے، در اصل اللہ كے سوا كوئی معبود نہيں، اگر يہ لوگ اپنے اس قول سے باز نہ رہے تو ان ميں سے جو كفر پر رہيں گے انہيں المناك عذاب ضرور پہنچے گا المآئدۃ (73).

اس موضوع كے متعلق آيات بہت زيادہ ہيں.

اور صحيح بخاری و مسلم ميں ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے وہ بيان كرتے ہيں:

" جب نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ كو اہل يمن كی طرف بھيجا تو انہيں فرمايا:

" آپ ايسی قوم كے پاس جا رہے ہيں جو اہل كتاب ہے تم انہيں سب سے پہلے اس كی دعوت دينا كہ وہ اللہ تعالی كی توحيد كا اقرار كريں، جب وہ اس كی پہچان كر ليں تو انہيں بتانا كہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ان پر دن اور رات ميں پانچ نمازيں فرض كي ہيں، جب وہ نماز ادا كرنے لگيں تو انہيں بتانا كہ اللہ تعالی نے ان پر ان كے اموال ميں زكاۃ فرض كی ہے جو ان كے اغنياء سے لے كر ان كے فقراء كو دی جائيگی، جب وہ اس كا اقرار كر ليں تو ان سے زكاۃ لے لينا، اور لوگوں كے بہترين اورافضل اموال سے اجتناب كرنا "

صحيح بخاری حديث نمبر (7372) صحيح مسلم حديث نمبر (19).

اور صحيح مسلم ميں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہے نبی كريم صلی اللہ عليہ وسلم نے فرمايا:

" اسلام كی بنياد پانچ اشياء پر ہے: اس پر كہ اللہ كو ايك مانا جائے، اور نماز كی پابندی كی جائے، اور زكاۃ كی ادائيگی كی جائے، اور رمضان المبارك كے روزے ركھے جائيں، اور بيت اللہ كا حج كيا جائے "

صحیح مسلم حدیث نمبر (16).

چنانچہ ان سب نصوص میں توحید سے مقصود کلمہ طیبہ " لا الہ الا اللہ محمدا رسول اللہ " کے معنی کا اثبات ہے، جو کہ دین اسلام کی حقیقت ہے، جس کے لیے اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا ہے، اس کی دلیل یہ ہے کہ یہ اصطلاح اور کلمات مترادفہ کتاب میں سنت میں کئی ایك مقام پر وارد ہیں.

ان میں سے بعض الفاظ تو سابقہ حدیث معاذ رضی اللہ تعالی عنہ میں بیان ہوئے ہیں:

" کہ تم اہل کتاب کے لوگوں کے پاس جا رہے ہو جب ان کے پاس پہنچو تو انہیں اس کی دعوت دینا کہ وہ یہ گواہی دیں کہ اللہ تعالی کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کے رسول ہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (1496).

اور ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کی روایت میں ہے:

" اسلام کی بنیاد پانچ اشیاء پر ہے: اس کی گواہی دینا کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود برحق نہیں، اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں "

صحیح مسلم حدیث نمبر (16).

تو یہ اس کی دلیل ہے کہ کہ کلمہ طیبہ " لا الہ الا اللہ محمدا رسول اللہ " کی حقیقت توحید ہے، اور یہی وہ اسلام ہے جسے دیکر اللہ تعالی نے اپنے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جن و انس کی طرف مبعوث فرمایا، اور یہی وہ دین ہے جس کے بغیر اللہ تعالی کسی اور دین اختیار کرنے پر راضی نہیں ہو گا.

اللہ تعالی کا فرمان ہے:

یقینا اللہ کے ہاں دین صرف اسلام ہے آل عمران (19).

اور ایك دوسرے مقام اللہ جل شانہ کا فرمان ہے:

اور جو کوئی بھی اسلام کے علاوہ دین اپنائے گا اس کا وہ دین قبول نہیں کیا جائیگا، اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا آل عمران (85).

جب یہ معلوم ہو گیا تو یہ بھی علم میں ہونا چاہیے کہ علماء کرام نے توحید کو تین قسموں میں تقسیم کیا ہے جو درج ذیل ہیں:

توحيد ربوبيت

توحيد الوہيت

توحيد اسماء و صفات

توحيد ربوبيت:

اللہ تعالى كو اس كے افعال مثلا خلق اور تدبير اور زندہ كرنے اور مارنے روزى دينے وغيرہ افعال ميں يكتا ماننا.

اس توحيد كے كتاب و سنت ميں بہت دلائل پائے جاتے ہيں ان ميں سے بعض دلائل ديكھنے كے ليے آپ سوال نمبر (13532) كے جواب كا مطالعہ كريں.

لہذا اگر كسى نے يہ اعتقاد ركھا كہ اللہ كے علاوہ اور بھى كوئى خالق ہے، يا مالك ہے يا روزى رساں ہے، يا اللہ كے علاوہ كوئى اور اس جہان ميں تصرف كرنے والا ہے تو اس نے توحيد كى اس قسم ميں خلل پيدا كيا اور اللہ كے ساتھ كفر كيا.

كيونكہ پہلے دور كے كفار اور مشركين مكہ بھى اس توحيد كا اجمالى طور پر اقرار كرتے تھے، اگرچہ وہ اس كى بعض تفصيل ميں مخالفت بھى كرتے تھے، اس كے اقرار كى دليل بہت سارى آيات ميں پائى جاتى ہے جن ميں سے چند ايك درج ذيل ہيں:

فرمان بارى تعالى ہے:

اور اگر آپ ان سے يہ سوال كريں كہ آسمان و زمين كو كس نے پيدا كيا، اور سورج اور چاند كو كس نے مسخر كيا ؟ تو البتہ وہ ضرور يہ كہينگے اللہ نے، تو وہ كدھر الٹے جا رہے ہيں العنكبوت (61).

اور ايك مقام پر ارشاد بارى تعالى اس طرح ہے:

اور اگر آپ ان سے دريافت كريں كہ آسمان نے پانى كس نے نازل كيا اور اس سے زمين كو بنجر ہونے كے بعد زندہ كس نے كيا ؟ تو وہ ضرور كہينگے اللہ نے، آپ كہہ ديں سب تعريفات اللہ ہى كى ہيں، بلكہ ان ميں اكثر عقل نہيں ركھتے العنكبوت (63).

اور ايك مقام پر رب العزت كا فرمان اس طرح ہے:

اور اگر آپ ان سے دريافت كريں كہ انہيں كس نے پيدا كيا ہے ؟ تو وہ ضرور كہينگے اللہ نے، پھر وہ كدھر الٹے جا

رہے ہیں الزخرف (87).

ان آيات ميں اللہ سبحانہ و تعالى نے بيان فرمايا ہے كہ كفار بھى اس كا اقرار كرتے تھے كہ اللہ تعالى خالق و مالك اور مدبر ہے، ليكن اس كے باوجود انہوں نے عبادت ميں اللہ كى توحيد كا انكار كيا جو ان كے عظيم ظلم اور شديد بہتان اور ضعف عقل كى دليل تھى، كيونكہ ان صفات كا مالك اور ان افعال ميں انفراديت ركھنے والے كى ہى عبادت كرنى چاہيے، اور اس كے علاوہ كسى اور كى عبادت نہ ہو، اور صرف اس اللہ كو ہى يكتا و تنہا اور ايك مانا جائے، اللہ سبحانہ و تعالى پاك اور بلند و بالا ہے اس سے جو وہ شرك كرتے ہيں.

اس ليے جو كوئى بھى توحيد ربوبيت كا صحيح اقرار كرتا ہو اس كے ليے ضرورى ہے كہ وہ توحيد الوہيت كا بھى اقرار كرے.

توحيد الوہيت يہ ہے كہ:

اللہ تعالى كو ہر قسم كى ظاہرى اور باطنى قولى و عملى عبادت ميں يكتا و اكيلا مانا جائے، اور اللہ كے سوا باقى سب كى عبادت كى نفى كى جائے چاہے وہ كوئى بھى ہو، جيسا كہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور تيرا پروردگار صاف صاف حكم دے چكا ہے كہ تم اس كے سوا كسى اور كى عبادت نہ كرنا الاسراء (23).

اور ايك مقام پر رب العزت كا فرمان ہے:

اور اللہ تعالى كى عبادت كرو اور اس كے ساتھ كسى كو شريك نہ كرو النساء (36).

اور اسے توحيد اللہ افعال العباد كہنا بھى ممكن ہے، اور اسے توحيد الوہيت كا نام بھى ديا جاتا ہے:

كيونكہ يہ اللہ كى عبادت اور اسے الہ معبود تسليم كرنے پر مبنى ہے، كہ اللہ كى عبادت محبت و تعظيم كے ساتھ كى جائے.

اور اسے توحيد عبادت بھى كہا جاتا ہے:

كيونكہ بندہ اللہ تعالى كے احكام كى ادائيگى اور ممنوعات سے اجتناب كرتے ہوئے اللہ كى عبادت كرتا ہے.

اور اسے توحيد طلب اور قصد و ارادہ كا نام بھى ديا جاتا ہے؛ كيونكہ بندہ كا مقصد و ارادہ اللہ كى رضامندى و خوشنودى ہے اور خالصتا اللہ كى رضا طلب كرتے ہوئے خالص اسى كى عبادت كرتا ہے.

يہى وہ قسم اور نوع ہے جس ميں خلل پايا جاتا ہے، اور اسى توحيد الوہيت كى بنا پر اللہ سبحانہ و تعالى نے رسول

مبعوث کیے اور کتابیں نازل فرمائیں، اور اسی کی وجہ سے مخلوقات پیدا کی گئیں، اور شریعت بنائی گئیں، اور یہی وہ توحید الوہیت ہے جس میں انبیاء اور ان کی قوموں کے درمیان جھگڑا ہو، اور مخالفت کرنے والے ہلاك کر دیے گئے اور مومنوں کو نجات حاصل ہوئی.

اس لیے جس نے بھی اس توحید الوہیت میں خلل پیدا کیا اور کسی بھی قسم کی عبادت اللہ کے علاوہ کسی اور کے لیے جائز سمجھا تو وہ ملت اسلامیہ سے خارج ہو گیا اور فتنہ میں پڑ گیا اور سیدھی راہ سے بھٹك گیا، اللہ تعالی ہمیں سلامت و محفوظ رکھے.

اور توحید اسماء و صفات یہ ہے کہ:

اللہ کے اسماء و صفات میں اللہ کو یکتا و تنہا مانا جائے، اس لیے بندے کو یہ اعتقاد رکھنا چاہیے کہ اللہ تعالی کے اسماء و صفات میں اس کا کوئی مثل نہیں، یہ توحید دو اساسی اشیاء پر مبنی ہے:

پہلی اساس:

اثبات:

یعنی اسماء حسنی اور صفات علی میں سے جسے اللہ تعالی نے اپنے لیے ثابت کیا ہے، یا پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ کے ثابت کیا ہے اسے بغیر کسی تشبیہ و مثال کے اسی طرح ثابت کیا جائے جس طرح اللہ کے شایان شان ہے، اور اس کے معانی میں کسی بھی قسم کی تحریف و تاویل نہ کی جائے اور نہ ہی اس کے حقائق کو معطل کیا جائے اور نہ ہی اس کی کیفیت بیان کی جائے.

دوسری اساس:

تنزیہ: کہ اللہ سبحانہ و تعالی کو ہر قسم کے عیب سے منزہ و پاك مانا جائے، اور ان صفات نقص کی اللہ سے نفی کی جائے جن کی اللہ نے خود نفی کی ہے، اس کی دلیل درج ذیل فرمان باری تعالی ہے:

اس کی مثل کوئی چیز نہیں، اور وہ سمیع و بصیر ہے .

یہاں اللہ سبحانہ و تعالی نے اپنے آپ کو مخلوق کی مماثلت سے منزہ کیا ہے، اور اپنے لیے صفات کمال ثابت کی ہیں جس طرح اللہ کے شایان شان ہیں.

دیکھیں: الحجة فی ببیان المحجة (1 / 305) اور لوامع الانوار البھیة (1 / 57).

والله اعلم .